

دیباچہ

جیلانی بانو ادبی دنیا میں بطور افسانہ نگار زیادہ جانی جاتی ہیں۔ ان کے افسانوں میں ریاست حیدر آباد کے جا گیردارانہ نظام کی ٹوٹی بکھرتی قدر و روایتوں اور سیاسی و سماجی صورت حال کی حقیقی تصویر موجود ہے۔ جا گیردارانہ نظام کے آداب و اطوار طرز زندگی، غریب کسانوں اور مزدوروں کے حالات و مسائل، عورتوں کی سماجی حیثیت اور ان کے مسائل تلنگانہ کسان تحریک اور اس کا پس منظر ان کے افسانوں کے اہم موضوعات ہیں۔ آزادی کے بعد ہندستان کی سیاسی و سماجی فضائیں آنے والی تبدیلیوں کی طرف بھی واضح اشارے ان کے افسانوں میں موجود ہیں۔

جیلانی بانو کے افسانوں میں ریاست حیدر آباد کا زوال پذیر جا گیردارانہ معاشرتی نظام تھہ درتہہ منشف ہوتا نظر آتا ہے۔ ان کے افسانوں کے مطالعے سے ریاست حیدر آباد کے جا گیردارانہ نظام کی تہذیب و ثقافت، ماحول و معاشرت اور اس عہد کے سیاسی و سماجی منظر نامے کو بہتر طور پر سمجھنے میں طور مددگار ہے۔

جیلانی بانو کے افسانوں کے موضوعات کے حوالے سے کوئی واضح تحقیقی و تنقیدی مطالعہ منظر عام پر نہیں آسکا۔ اس لیے ڈاکٹر نسیمہ رحمٰن نے مجھے ”جیلانی بانو کے افسانوں کا موضوعاتی مطالعہ“ کے موضوع پر ایم فل کا مقالہ تحریر کرنے کی ترغیب دلائی۔ یہ مقالہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔ آخر میں محاکمہ پیش کی گیا ہے۔

باب اول ”جیلانی بانو کی سوانح اور تصانیف“ پر مشتمل ہے اس میں جیلانی بانو کی شخصیت، مشاغل، تعلیم اور ازدواجی زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

باب دوئم ”جیلانی بانو کی معاصر خواتین افسانہ نگار“ پر مشتمل ہے۔ اس باب میں حجاب انتیاز علی، ڈاکٹر رشید جہاں، عصمت چنعتی، ممتاز شیریں، رضیہ سجاد ظہیر، قرۃ العین حیدر، جیلہ ہاشمی، خدیجہ مستور، ہاجره مسرور، واجدہ تبسم، رفیعہ منظور الائین، نجمہ نگہت وغیرہ کی افسانہ نگاری کا اجمالی جائزہ پیش کی گیا ہے۔

باب سوم ”جیلانی بانو کے افسانوں کا موضوعاتی مطالعہ“ پر مشتمل ہے اس میں جیلانی بانو کے افسانوں کے موضوعات کا تعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جیلانی بانو کا موضوعاتی دائرة خاصاً وسیع ہے۔ ان کے موضوعات میں طبقاتی کشمکش، جاگیر دارانہ نظام، معاشرتی جبر، سماجی رویے، انسانی نفسیات، تلگانہ تحریک میں مزدور اور کسان طبقے کا استھصال، فسادات، ہجرت، جدید شہری زندگی، بھوک اور افلas، غیر منصفانہ معاشری نظام، ضیف الاعتقادی، مذہبی ریا کاری، فرسودہ، رسم رواج وغیرہ شامل ہیں۔ جیلانی بانو جس موضوع کو بھی اپنے افسانوں میں پیش کرتی ہیں۔ اس کی تہہ میں اس کی بنیادی حقیقت کا احساس انھیں بڑا افسانہ نگار بناتا ہے۔

آخر میں محاکمہ درج کی گیا ہے اس کے بعد کتابیات اور رسائل درج ہیں جن کی مدد سے یہ مقالہ پایہ تکمیل تک پہنچا ہے۔

مقالے کی تکمیل پر سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کی بہت شکرگزار ہوں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میرا یہ مقالہ مکمل ہوا۔ تحقیقی مقالہ میرے والدین کی دعاؤں کا ثمر ہے۔ اللہ پاک میرے والدین کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے (آئین) اس مقالے کی تیاری میں اپنی نگران مقالہ ڈاکٹر نسیمہ رحمٰن کی بے حد شکرگزار ہوں۔ جنہوں نے مجھے میری دلچسپی کے پیش نظر جیلانی بانو کے افسانوں پر کام کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے لمحہ میری بہت بڑھائی۔ بار بار میرے مقالے کو بڑھایقیناً اُن کی رہنمائی کے بغیر مقالے کی تکمیل ممکن نہیں تھی۔ میں اپنی استادِ محترم کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک انھیں شرِ شیطان اور شرِ انسان سے بچائے۔ (آئین)

شعبہ اردو جی سی یونیورسٹی لاہور کے اساتذہ ڈاکٹر خالد محمود شہزادی، ڈاکٹر سفیر حیدر، ڈاکٹر محمد سعید، ڈاکٹر سعادت سعید، ڈاکٹر تبسم کاشمیری، ڈاکٹر مصباح رضوی، ڈاکٹر الماس خانم، کی بے حد شکرگزار ہوں۔ صدر شعبہ ڈاکٹر صائمہ ارم صالحہ کی بے حد منون ہوں۔ جنہوں نے ہمیشہ طلباء کی حوصلہ افرادی کی۔

میں اپنے بھائیوں محمد زوہیب، حافظ محمد سیف الرحمن، ڈاکٹر محمد شیراز، محمد شہزاد اور محمد نیب کی بھی بے حد شکرگزار ہوں جنہوں نے میری حوصلہ افرادی کی اور میرا بھرپور ساتھ دیا۔ میں اپنی دوست سیدہ بشریٰ علی رضوی کی بھی بے حد